شورش کاشمیری مرحوم

آج بھی روحِ بخاری یہ صدا دیتی ہے

فاش ہیں مجھ پہ کئی سال سے اسرار دروں
سوچتا ہوں کہ سرِ عام کہوں یا نہ کہوں
کوئی ہنگامہ بہ عنوانِ وغا ہو جائے
کوئی تحریک اُبھر آئے بہ عنوانِ جُنوں
کیا ضروری ہے کہ ہم بستۂ زنجیر رہیں
دن وہ آتا ہے کہ ٹوٹے گا شبِ غم کا فسوں
رات نے گاڑ کے خورشید کے سینے میں سناں
جگمگاتے ہوئے تاروں کا اجاڑا ہے سکوں
وہ ذرا پردۂ تاریخ سے باہر آئیں
جن کی یلغار سے عشاق ہوئے خوار و زبوں
جن کے پنجے اٹھے دامانِ گل و لالہ پر
جن کی گردن پہ ہے قربانیٔ و ایثار کا خوں
ہم نے جو کچھ بھی کیا اس کا خلاصہ یہ ہے
توڑ ڈالے ہیں فرنگی کی سیاست کے ستوں
تم نے جو کچھ بھی کیا سامنے لے کر نکلو!
ہاں! وہ افسانۂ شب تاب ذرا میں بھی سنوں
آج بھی روح بخاری یہ صدا دیتی ہے
"تیز رکھیو سر ہر خار کو اے دشتِ جُنوں
شائد آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد"